رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۷

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اکیلا اخبار

ضوابط

ہ سالانہ عوام سے ..... ہے
شماہی
سے امتیازی قیمت
حضرات کے اسمائے گرامی
کے سرپرستوں کی فہرست میں
جائیں گے۔
ں کے علاوہ جو کچھ عنایت
طیہ متصور ہوگا ؛

۲- اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

مقاصد

۱- اسلام
دیگر مذا
۲- آریو
اسلا
۳- الزا
چہرہ سے
۴- حضر
کو سکھ
اسلام
۵- گورنمنٹ برطانیہ کی چیرہ دستی

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۱ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ دیوان | نمبر ۱۲ و ۱۳

قادیان میں مسکن بنانیوالوں کیلئے خوش خبری

مسجد اقصیٰ سے صرف نصف قدم کے فاصلہ پر ایک عالیشان دو منزلہ مکان جو تقریباً نصف کنال سے زیادہ زمین میں واقع ہے جسکی مکانیت حسب ذیل ہے۔ ڈیوڑھی پختہ ۴ فیٹ لمبی ۳/۴ ۷ فیٹ چوڑی۔ بیٹھک پختہ ۴۰ فیٹ لمبی اور ۱۰ فیٹ چوڑی۔ کمرہ ۴۵ فیٹ لمبا اور ۱۰ فیٹ چوڑا۔ جس میں ایک بڑا دروازہ اور چار کھڑکیاں ہیں بہت ہوادار ہے اسباب رکھنے کا کمرہ ۱/۴ ۱۱ فٹ چوڑا۔ اور ۳/۴ ۹ فٹ لمبا۔ دالان ۱/۲ ۱۴ فٹ لمبا اور ۱/۴ ۱۱ فٹ چوڑا جسمیں تین دروازے ہیں۔ باورچی خانہ ۱/۲ ۱۸ فٹ لمبا اور ۱/۲ ۱۴ فٹ چوڑا۔ صحن ۴۸ فٹ لمبا۔ اور ۱۸ فٹ چوڑا۔ بالاخانہ پختہ ۴۰ فٹ لمبا۔ ۱۰ فٹ چوڑا۔ اسکے آگے صحن جسمیں ۴۸ فٹ لمبے اور ۱۰ فٹ چوڑے اور ۶ فٹ اونچے پختہ پردے ہیں ہر ایک اندر میں معہ بالا خانہ اور صحن کے پختہ فرش کیا ہوا ہے۔ مکان اسقدر ہوادار ہے کہ گرمیوں میں بھی انسان اندر سو سکتا ہے اور مسجد اقصیٰ سے اسقدر قریب تر ہے کہ گھر میں بیٹھا ہوا درس سن سکتا ہے قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا خود مکان دیکھ کر طے کر لیں ؛

خط و کتابت معرفت مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو۔

باوا نانک رحمۃ اللہ کا مذہب

یہ بالکل نئی قطعی نادر اور ایڈیٹر نور کی تازہ ترین تصنیف ہے۔ یہ کتاب کیا ہے سمجھو کہ دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ اسکے قبل سکھ مذہب کے متعلق کوئی ایسی نادر اور جامع کتاب شائع نہیں ہوئی یہ قابل قدر تصنیف صدیوں کے بچھڑے ہوئے نانک پنتھی اور سکھ دوستوں کے تمام گلے دور کر کے گلے ملانے والی ہے۔ یہ کتاب مذہبی لٹریچر میں ایک نادر اور مفید ترین اضافہ ہے۔ مجھے اس کتاب کے تیار کرنے میں اتنی ہی خوشی ہے جتنی کہ ایک بیمار کو تندرست ہونیکے۔ ایک امیدوار کو اسکی امید بر آنے کے ایک غریب کو دولت ملنے کے۔ اور ایک کسان کو وقت پر بارش ہونے اور ایک جرنیل کو فتح پانیکے بعد جسقدر خوشی حاصل ہوتی ہے اس کتاب کے تیار کرنیکے لئے بلا مبالغہ مجھے پانچہزار سے بھی زیادہ اوراق پر دیدہ ریزی کرنی پڑی۔ اس کتاب کے دوسرے صفحہ فہرست مضامین پر نظر ڈالنے سے ہی آپ پکار اٹھینگے کہ بلاشبہ اسکی تیاری کیلئے کمال محنت اور دیدہ ریزی سے کام لینا پڑا ہے ۱۷۶ صفحات کی کتاب ہے لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلےٰ قیمت مجلد ۸ بلا جلد ۶

ملنے کا پتہ۔ مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

(شیخ محمد نصیب کے اہتمام سے قادیان میگزین پریس میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے شائع ہوا)

تو پھر کیا نور کو بند کر دیا جائے؟

KHILAFAT LIBRARY

اپنے اور بیگانے سب اس امر کے معترف ہیں۔ کہ سکھوں اور آریوں میں نور اشاعت اسلام کے اہم فرض کو کمال حسن و خوبی سے سرانجام دے رہا ہے۔ اور اس میں کوئی کلام نہیں کہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجا لانیوالا نور اکیلا ہی اخبار ہے میں کسی بڑائی کے لئے نہیں بلکہ تحدیث بالنعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے بارہا فرمایا کہ سکھوں اور آریوں میں کام کرنے کے لئے محمد یوسف ہمیں ایک ہی آدمی ملا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ کا ارشاد تو بالکل صاف ہے آپ فرماتے ہیں:-

"کام کرنیوالوں کی اعانت ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نور اپنا کام خوب اچھی طرح سے کر رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اپنی فرض شناسی سے غافل نہیں رہے گی۔ اور ہر ایک احمدی نور کی اعانت کو اپنا فرض خیال کرے گا۔ سردست میں بھی پانچ خریداروں کی قیمت اپنے ذمہ لیتا ہوں"

اب حضرت کا ارشاد صاف ہے۔ یہ تو اپنوں کی رائے ہے۔ اب ذرا اغیار کی سنئے:-

پیسہ اخبار روزانہ نے اپنے ۱۶- اکتوبر ۱۹۱۲ء اور ۱۴ فروری ۱۹۱۵ء کے اشوں میں صاف صاف اعتراف کیا۔ کہ نور سکھوں اور آریوں میں نہایت ہی قابل قدر کام کر رہا ہے۔ اور اس بارہ میں ایڈیٹر نور جن اسلح سے مسلح ہو رہا ہے۔ وہ جس میدان میں بھی جائے گا فتح حاصل کرے گا۔ اسی طرح ۱۹- فروری ۱۹۱۵ء کے اشوں میں اہلحدیث جیسے ہمارے خطرناک مخالف نے بھی اس امر کا بدل و جان اعتراف کیا۔ کہ سکھوں کے متعلق ایڈیٹر نور جو اشاعت اسلام کے اہم فرض کو ادا کر رہا ہے۔ وہ بدرجۂ غایت قابل قدر ہے +

اسی طرح المنبر ۲۴- اکتوبر ۱۹۱۲ء اہل فقہ ۴ نومبر ۱۹۱۲ء۔ المشیر مراد آباد ۲۴ فروری ۱۹۱۶ء کو ملاحظہ کریں۔ جنہوں نے علی الاعلان اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ نور جو اسلام کی اہم خدمات بجا لا رہا ہے بہی خواہان ملت کا فرض ہے کہ وہ دلے درمے قدمے سخنے نور کی اعانت کریں۔ اور تو اور خود سکھوں اور آریوں کو بھی اس امر کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ اپریل ۱۹۱۶ء کا آریہ گزٹ۔ ۹ مئی ۱۹۱۵ء کا پرکاش لکھتا ہے کہ ہمیں اس امر کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ سکھوں میں کوئی ایسا آدمی نہیں ہے۔ جو ایڈیٹر نور کا مقابلہ کر سکے۔ اب اسکے مقابلہ میں سکھوں کی قدر افزائی ملاحظہ فرمایئے۔ سردار موہن سنگھ میونسپل کمشنر نے ایکدرجن نہیں دو درجن نہیں۔ پورے چار سو کاپیاں آریہ دھرم کے پول کی دفتر نور سے خرید فرما کر سکھوں اور آریوں میں مفت تقسیم کیں مگر کیا کوئی مسلمان چھاتی پر ہاتھ رکھ کر یہ کہنے کا حوصلہ کر سکتا ہے کہ اس نے سو دو سو کاپیاں تو رہیں الگ ایک دو درجن بھی دفتر نور سے خریدی ہوں۔ ہم منہ سے تو اشاعت اسلام اشاعت اسلام کی رٹ لگاتے ہیں مگر عمل کے لحاظ سے دور ہیں۔

"حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد صاف ہے:-

کام کرنیوالوں کی اعانت ہر ایک احمدی کا فرض ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ نور اپنا کام خوب اچھی طرح سے کر رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اپنی فرض شناسی سے غافل نہیں رہے گی۔ اور ہر ایک احمدی نور کی اعانت کو اپنا فرض خیال کرے گا۔ سردست میں بھی پانچ خریداروں کی قیمت اپنے ذمہ لیتا ہوں"

جولائی میں یہ حضرت کا ارشاد شائع ہوا نو ماہ ہو گئے صرف ۶۵ خریدار نئے بنے اور پچاس چھوڑ گئے گویا نو ماہ میں صرف ۵ خریداروں کا اضافہ ہوا۔ ایک ہزار کے لئے اپیل کی گئی جس میں بصد وقت تا حال ۳۵۵ جمع ہوئے۔ خیال تھا کہ شاید سالانہ جلسہ پر کچھ قیمت یاوری کرے اور اگلے پچھلے دھونے دھوئے جائیں مگر غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ خدا خدا کر کے صرف آٹھ خریدار بیچارے نور کے حصہ میں آئے جن میں دو تو ہیں چھ چھ ماہ کے لئے۔ اور باقی چھ ایک ایک سال کے لئے۔ مگر تا حال نقد قیمت صرف ایک ہی خریدار کی وصول ہوئی ہے اب دیکھیں وی پی کرنے پر یہ سات بھی قائم رہتے ہیں یا نہیں۔ اب بتلایئے۔ اس حوصلہ افزائی پر اخبار کب تک قائم رہ سکتا ہے۔ اس وقت نور کی اشاعت چار پانچ سو کے درمیان ہے۔ نور کو زندہ رکھنے کے لئے کم از کم سات سو خریداروں کی اشد ضرورت ہے۔ باقی کم از کم اڑھائی سو اور چاہئیں میرا تو اپیلیں کرتے کرتے قلم بھی گھس گیا۔ مگر تا ہنوز روز اول والا حساب ہے۔ بس سمجھتا ہوں کہ اس حالت میں اعانت کے لئے رونا جنگل میں رونا ہے۔ جہاں سننے والا کوئی نہیں مگر پھر بھی میں صاف صاف کہدینا مناسب سمجھتا ہوں کہ اگر دوستوں نے کچھ توجہ نہ کی تو نور اس نیم مردنی حالت میں زیادہ دیر کے لئے زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ سال تو جوں توں کر کے پورا کیا جائے گا مگر آئندہ سال کے لئے یہ بہتر ہو گا کہ بجائے اس "دور رنڈی رونے" کے نور کو بند کر دیا جائے مگر پیشتر اس کے کہ وہ وقت آئے۔ ذرا دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی قوم سوچ لے کہ نور جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں کے لئے اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے۔ اس ممیز قوم کی شان کو برقرار رکھے گا۔ اڑھائی سو خریداروں کا پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں مگر توجہ درکار ہے۔ میں صاف صاف کہتا ہوں کہ اس وقت تک ہم نے سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کو اپنے پروگرام میں سمجھا ہی نہیں۔ اسکو نہ صرف سیکنڈ ہینڈ بلکہ فورتھ ہینڈ سے گھٹیل کام سمجھا گیا ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی بات تھی کہ نور جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے وہ بے قدری اور بے توجہی کی وجہ سے اس طرح دم توڑتا رہے +

بعض دوست کہتے ہیں کہ ہم نور کو اس وجہ سے نہیں خریدتے کہ اس میں سکھوں اور آریوں کے لئے ہندی شلوک وغیرہ ہوتے ہیں۔ ہمیں یہ سنکر ان قدر دانوں پر تو کیا اپنے آپ پر ہی ہنسی آئی۔ اے روشی طبع تو بر من بلا شدی۔ گویا جو نور میں خوبی ہے وہی ان دوستوں کو عیب نظر آیا۔ اگر ان دوستوں کی خواہش کو پورا کیا جاوے تو کچھ تعجب نہیں کہ کچھ دنوں کے بعد یہ بھی کہدیں کہ ہم نور کو اس لئے نہیں خریدتے کہ اس میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا ذکر ہوتا ہے۔ فرمایئے اب اس مذاق سلیمہ کی پیروی کون کرے۔ بہر حال نصیحہ کوتاہ یہ کہ اگر آپ نور جیسے مجاہد پرچہ کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو کم از کم اڑھائی سو خریدار بہت جلد پیدا کر دیں ورنہ آپ جانیں اور آپ کا کام۔ میں اس روز روز کے رنڈی رونے سے ہاتھ اٹھانا چاہتا ہوں +

ہماری فتح۔ ایک آریہ کی گواہی

مولوی ثناء اللہ صاحب کو غلطی لگی ہوئی ہے کہ کوئی احمدی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مگر دشمن کی گواہی سے بڑھ کر اور کوئی زبردست گواہی نہیں ہو سکتی۔ ۲۲ مارچ کے آریہ پتر کا لاہور کے صفحہ ۱۲ پر سابق ایڈیٹر رشی لاہور۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں "پچھلے سال میں آپکی قابل رحم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صداقت اسلام

KHILAFAT LIBRARY

بانی آریہ سماج کے شبہات کا قلع قمع

(از مدرس قسم مولانا محمد محفوظ الحق صاحب علیمی)

راہ اُن لوگوں کی جن پر تفضل کیا تو نے اور پر اُن کے سوائے ان کے جو غضب کیا گیا اوپر آنکے اور نہ گمراہوں کا راستہ ہمکو دکھا۔

آریہ:۔ جب مسلمان لوگ تناسخ اور پہلے کیے ہوئے گناہ اور ثواب نہیں مانتے تو بعض لوگوں پر رحمت کرنے اور بعض لوگوں پر نہ کرنے سے خدا طرفدار ٹھہرتا ہے کیونکہ گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا دینا صرف بے انصافی کی بات ہے

مسلم:۔ (۱) معترض بننے کے شوق میں آپنے کا جو ترجمہ کیا ہے وہ نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔

(۲) ان آیتوں سے یہ کیونکر معلوم ہوا کہ جن لوگوں پر نعمت کی گئی ہے وہ یونہی بلا وجہ کی گئی ہے۔ ان آیتوں میں تو ایسے امر کے متعلق کوئی تصریح نہیں ہے۔ پھر ایک بات خود ہی بنالینا اور اسپر اعتراض کرنا عجیب تدبر کا نشان ہے۔

(۳) جبکہ آریہ سماج خود تسلیم کرتی ہے کہ ابتداء آفرینش میں آدمی عورت مرد یونہی ایکساتھ پیدا ہو جاتے ہیں تو یہ سوال درحقیقت آریہ سماج پر ہی عائد ہوتا ہے کہ اب جو کوئی عورت کوئی مرد پیدا کیا گیا تو نسبتاً بعض پر یہ رحمت ہوئی کہ اُسے مرد بنایا اور جسے عورت بنایا اُسپر یہ رحمت نہ ہوئی اور یہ تو ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے سابق اعمال کچھ نہیں پس دراصل اعتراض آریہ سماج پر ہے وہ بتائے کہ پہلے کئے ہوئے گناہ و ثواب تو ہیں نہیں پر بعض لوگوں پر رحمت اور بعض لوگوں پر نہ کرنے یا کم کرنے سے پرمیشور طرفدار ٹھہرایا نہیں۔ سوامی کے خیالی کے مطابق تو طرفدار ہی کہنا پڑے گا۔

(۴) اس فعل کو طرفداری کہنا ہی غلطی ہے۔ بلکہ یہ تو ایک مالکانہ تصرف ہے۔ اور خدا اتنا بھی تصرف نہیں کر سکتا تو پھر وہ مالک الملک کسطرح ہوگا۔ ہاں اسکے فضل کے جذب کرنیوالے بعض وجوہ ہوتے ہیں جو منعم علیہ گروہ میں پائے جاتے ہیں۔

آریہ:۔ اور بلا سبب کسی پر رحم اور کسی پر غضب کی نظر کرنا بھی اس کی فطرت سے بعید ہے بلا وجہ وہ رحم یا غضب نہیں کر سکتا اور جب انکے سابقہ سخت گناہ و ثواب ہی نہیں تو کسی پر غضب کرنا یہ بات ہی نہیں بن سکتی۔

مسلم۔ اس قول میں پہلے قول سے الگ تو کوئی بات نہیں محض طول بے فائدہ ہے۔ ہم کہہ چکے کہ اگر خدا تعالےٰ اتصاف بھی نہ کر سکے تو اس کا مالک ہونا کیونکر ثابت ہوگا۔ پھر اس آیت میں جذب فضل کرنے والے وجوہ کی نفی کہاں کی گئی ہے جو ایسے شبہ کا احتمال بھی ہو۔ خواہ مخواہ اعتراض کوئی قابل ستایش فضیلت نہیں ؛

آریہ۔ اور اس سورۃ کی شرح میں یہ الفاظ کہ "یہ سورۃ اللہ صاحب نے آدمیوں کے منہ سے کہلائی کہ ہمیشہ اس طرح سے کہا کریں" درج ہیں اگر یہ بات درست ہے تو الف ب حروف بھی خدا ہی نے پڑھائے ہونگے ؛

مسلم۔ ان مضحکہ خیز باتوں سے کیا فائدہ۔ اچھا آپ جو ویدوں کو الہامی مانتے ہیں تو کیا ویدوں۔ کہ حروف بھی خدا نے پڑھائے ہونگے یا نہیں۔ پس اگر یہ کوئی اعتراض ہی تو ویدوں پر بھی ہے ؛

آریہ۔ اگر کہو کہ بلا حروف جانے اس سورۃ کو کیسے پڑھ سکتے تو سوال یہ ہے کہ کیا خلق ہی بے بلائے اور بولتے گئے۔ اگر یہ درست ہے تو سب قرآن ہی زبانی پڑھا یا ہوگا۔

مسلم۔ بہت خوب۔ آخر یہ اعتراض کیا ہے بالکل بچوں کی سی باتیں کرنا اور قرآن پاک جیسی خدائی کتاب کے منہ آنا کس قدر حیرت ہے !!!

آریہ۔ یہ سمجھنا چاہیئے کہ جس کتاب میں طرفداری کی باتیں پائی جاویں وہ کتاب خدا کی بنائی ہوئی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً عربی زبان میں نازل کرنے سے عرب والوں کو اس کا پڑھنا سہل اور دوسری زبان بولنے والوں کو مشکل ہو جانا ہی اس سے خدا طرفدار ٹھیرتا ہے ؛

مسلم۔ کیا یہ بات وید میں لکھی ہوئی ہے اور خود وید نے کوئی ایسا دعویٰ بیان کیا ہے اگر نہیں تو سماج کا اپنی طرف سے ایک قاعدہ بنالینا اور ویدوں کے تصدیق و تائید میں پیش کرنا مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے ؛

(۲) اگر عربی میں ہونے سے طرفداری لازم آئی تو سنسکرت میں وید کے ہونے سے بھی طرفداری ہے اسواسطے کہ جس مقام یا خطہ میں سنسکرت کبھی بولی جاتی تھی اس مقام والوں کو جبکہ وید انکی زبان میں نازل ہوا وید کا پڑھنا سہل اور دیگر زبان والوں کو مشکل پڑا ؛

آریہ۔ اور جس طرح کہ خدا نے کل دنیا کے رہنے والے آدمیوں پر نظر انصاف سے سب ملکوں کی زبانوں سے نرالی سنسکرت زبان میں کہ جو سب ملکوں والوں کے لئے یکساں محنت سے حاصل ہوتی ہے ویدوں کو نازل کیا ہے ایسی ہی زبان میں اگر قرآن کو نازل کرتا تو یہ نقص عائد نہ ہوتا ؛

مسلم۔ جس طرح وید کی گرامر اور قواعد نرالے ہیں ماشاء اللہ زبان بالکل نرالی ہے۔ سماج کی اس بات کی تو ہم بھی تصدیق کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی افسوس سے کہینگے کہ اس صفت میں بھی ویدوں کے الہامی ماننے والوں کو مشکلات کا ہی سامنا ہے ؛

(۱) جب وید کا نزول ہوا تو دنیا میں کوئی وید کی زبان سنسکرت جانتا تھا یا نہیں اگر کہو کہ جانتا تھا تو یہ اعتراض ہوگا کہ خدا طرفدار ٹھیرا کیونکہ اس جاننے والے پر اس کا سمجھنا بوجہ آسان تھا اس لئے خدا اس کا طرفدار ٹھیرا جیسا کہ ہمارا قول ہے۔

اگر کوئی سنسکرت جاننے والا موجود نہیں تھا تو کس قدر افسوس کی بات ہے کہ علیم کل خدا یہ بھی جانتا ہے کہ سنسکرت کا جاننے والا کوئی موجود نہیں اور پھر سنسکرت میں کلام کرتا ہے ؛

کوئی معمولی انسان بھی ایسی حرکت نکرے گا۔ خدا تو بڑی پاک ذات ہے۔ تعالی اللہ عما یصفون ؛

(۲) اگر کہو کہ جنپر الہام کیا خدا نے انہیں سمجھا دیا تو ہم کہینگے کہ تمہارے اصول کے منشاء کے موافق تو یہ بھی طرفداری ہوگئی۔ پھر بھی خدا طرفدار بننے سے نہ بچا۔ استغفر اللہ

(۳) اگر یہ معیار کلام الہی کے لئے تسلیم کر لیا جائے تو کیونکر یقین دلایا جا سکتا ہے کہ جن لوگوں پر الہام ہوا وہ درحقیقت سچے تھے باوجودیکہ ان لوگوں کی کی تاریخ و سوانح ٹھیک نہیں ملتی ہمانے مفصل حالات کا بتہ ہے ؛

(۴) ایک آزاد انہ تنقید کرنے والا شخص کہہ سکتا ہے کہ وقت کے بعض خاص لوگوں نے ملکر وید بنائے اور ایسی زبان میں بنائے جسے کوئی نہ جانتا تھا تاکہ سوال ہونے پر جس فقرہ کا جیسا مطلب چاہیں بتا دیں اور کہہ دیں کہ اس کا مطلب صرف ہم سمجھتے ہیں ؛

(۵) خیر سے وہ لوگ ویدوں کو اگر سمجھ گئے جنپر ویدوں کا الہام ہوا تو اب حل طلب سوال یہ ہے کہ جن ممالک کے لوگ وید کی جائے نزول سے ہزاروں کوس دور پڑے رہے انپر پرمیشر نے کیا نظر انصاف کی۔ کیونکہ وہ تو وید کی جائے نزول اور جن لوگوں پر نازل ہوا ان سے دوری کے باعث محروم ہی رہے اگر ان کے پاس کوئی وید منتر یا کوئی وید کا منتر پہنچ بھی گیا ہو۔ پر جب کوئی سمجھنے والا ہی وہاں نہ تھا تو کیا فائدہ ؛

(۶) ایک عمدہ سڑک پہلے سے بنی ہوئی ہے اس پر لوگوں کو چلانا آسان ہے نہ کہ ایک سڑک بھی نئی بنائی جائے اور لوگوں کو چال بھی نئی طرح کی سکھائی جائے۔ یقیناً یہ بات پہلی بات سے مشکل ہے اسی طرح عربی زبان ایک مستقل اور تمام زبانوں کی ماں ہونے کے باعث حق رکھتی تھی کہ خدا کی آخری شریعت کی وحی عربی میں نازل ہو

AHMADIYYA LIBRARY

اور تراجم کے ذریعہ یا تحصیل عربی کے ذریعہ تمام دُنیا اس سے فائدہ حاصل کرے بخلاف سنسکرت کے جو بقول سماج نرالی زبان ہے دُنیا والوں پر ایک اور سنگ گراں ہوگا جبکہ تمام دُنیا کو اس کا پڑھنا ہمیشہ ضروری ہوا جو واقعات میں بہت ہی کم ظہور پذیر ہو سکا جو بمنزلہ عدم ہے کیا خدا کی شان کے لائق یہی بات ہو سکتی ہے ؛

خوشخبری

خاکسار ایڈیٹر نور کے پرانے محسن مکرم مولوی محمد فیروز الدین خاں صاحب بی اے انسپکٹر مدارس علاقہ ندیر ریاست دگن حسن کارکردگی کی وجہ سے ہیڈ انسپکٹری سے ترقی پاکر صدر مہتمم تعلیمات صوبہ گلبرگہ مقرر ہوئے ہیں۔ ہمیں مکرم و معظم مولوی صاحب کی ترقی سے اس وجہ سے بھی خوشی ہے کہ آپ خاکسار ایڈیٹر نور کے نہ صرف پرانے محسن بلکہ میرے مشرف بہ اسلام ہونے کا بھی ذریعہ ہیں اس لئے ہمیں قدرتی طور پر مولوی صاحب کی ترقی پر خاص خوشی ہے مکرم مولوی صاحب کو صیغہ تعلیم میں خاص دسترس ہے۔ آپ اسوقت علاقہ بلوچستان میں انسپکٹر مدارس مقرر ہوئے جبکہ بلوچستان میں چند گنتی کے بے ضابطہ پرائمری سکول تھے مگر اب بلوچستان میں جگہ بہ جگہ باقاعدہ پرائمری سکول پائینگے یہ سب مکرم مولوی صاحب کی حسن خدمات کا نتیجہ ہے۔ آپ کی اس حسن لیاقت کی وجہ سے نظام گورنمنٹ نے آپ کی خدمات ستعار لے لیں۔ آپنے وہاں جاکر جس محنت شاقہ سے کام کیا یہ اس امر کی بدیہی دلیل ہے کہ آج آپ صدر مہتمم تعلیمات کے عہدہ پر فائز ہیں اور وہ وقت انشاء اللہ عنقریب آرہا ہے جبکہ نظام گورنمنٹ جو مردم شناسی اور قدر دانی کے لئے خصوصیت سے شہرۂ آفاق ہے وہ مولوی صاحب جیسے قابل شخص کو ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کے عہدہ پر فائز فرمائے گی ؛

سالانہ جلسہ

آیا اور چلا گیا۔ اگرچہ جلسہ قطعی غیر معمولی حالات کے ماتحت تھا اور اکثر دوستوں کا یہ خیال تھا کہ شاید اب کی دفعہ جلسہ با رونق نہ ہو مگر جس طرح چاند ہلال کے بعد ترقی پر ترقی کرتا ہے اسی طرح خدا کے فضل سے ہر آنے والا جلسہ پہلے جلسہ سے ہر پہلو میں نمایاں کامیاب رہتا ہے سو اس دفعہ کا جلسہ بھی ہر پہلو سے شاندار تھا۔ تقریباً پانچ چھ ہزار کی حاضری ہوگی حضرت صاحب کی دو تقریریں ہوئیں جو معرفت تامہ کا سمندر اور خدا شناسی کا بہترین وسیلہ تھیں غالباً یہ تقریریں معزز ہمعصر الفضل میں چھپ جائینگی اس کے علاوہ مکرم مولوی غلام رسول صاحب و چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے و حافظ روشن علی صاحب اور مولوی خلیل الرحمن و علمی صاحب کی تقریریں بھی ہوئیں۔ ہر ایک تقریر اپنی اپنی جگہ قابل قدر تھی۔

سولہ ہزار نقد چندہ ہوا۔ اگرچہ حاضری کے لحاظ سے یہ چندہ شائد کوئی خاص اہمیت نہ رکھتا ہو مگر چونکہ ہمارے احمدی دوست ماہوار باقاعدہ چندہ ادا کرتے رہتے ہیں اس لحاظ سے یہ چندہ ہر طرح سے قابل اطمینان ہے ؛

یہ جلسہ ایڈیٹر نور کے لئے کیسا رہا

آٹھ نئے خریداروں کا اضافہ اور تقریباً ۱۵۰ روپیہ کی کتب فروخت ہوئیں۔ ہر چند یہ رفتار کوئی تسلی بخش نہیں کہی جا سکتی۔ اور پھر خصوصاً اس حالت میں جبکہ نور کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کی سفارش صاف ان الفاظ میں ہو کہ:۔

"کام کرنے والوں کی اعانت ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نور اپنا کام خوب اچھی طرح سے کر رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اپنی فرض شناسی سے غافل نہیں رہیگی اور ہر ایک احمدی نور کی اعانت کو اپنا فرض خیال کریگا۔ سردست میں بھی پانچ خریدار و نیز قیمت اپنے ذمہ لیتا ہوں"

تو سالانہ جلسہ پر اس کامیابی کے لئے (اگر اسکو "کامیابی" کہا جائے) ہم ماتھا پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ہاں اگر ان سیاہ بادلوں کی افق پر امید کی کوئی سفید دھاری نظر آتی ہے تو وہ یہ کہ پچھلے سال جہاں صرف ایک خریدار کا اضافہ ہوا تھا۔ اس سال آٹھ خریداروں کا اضافہ ہوا۔ اب وی پی بھیجنے پر دیکھیں کہ یہ آٹھ بھی قائم رہتے ہیں یا نہیں ؛

ستیہ دھرم پرچارک کی صاف بیانی

ہمعصر ستیہ دھرم پرچارک جو دہلی سے ہندی زبان میں شائع ہوتا ہے اس کے ایڈیٹر لالہ منشی رام صاحب کے فرزند ارجمند ہیں آپ ۸ مارچ کے اشو میں لکھتے ہیں کہ:۔

سدا ہی پستکوں کا کھنڈن روپ میں پرکاشت کرتے رہنا اور گھمبیرتا سے کام نہ لینا کبھی اوتم پھل دائک نہیں ہو سکتا ..... دوسروں کے آچرنوں کی سمالوچنا کر چکے انکی برائیاں کی چھان بین ہو چکی اب اوشک ہے کہ ہم اپنے سدھار کے لئے وشیکھ تین کریں ..... اب اسبات کی آوشکتا ہے کہ ہم دوسروں کے دُکھوں کے ستھان میں اپنے دُکھ دیکھنا پارنبہ کریں اور آتم سدھار کے لئے تین کریں ؛

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہمیشہ ہی کتابوں کو دوسروں کی تردید میں شائع کرتے رہنا۔ اور ادراک فہم سے کام نہ لینا کبھی عمدہ نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ دوسروں کے چال چلن پر ریویو کر چکے۔ اب ضروری ہے کہ ہم اپنی اصلاح کیطرف فی الفور توجہ کریں۔ اب اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم دوسروں کی برائیوں کی جگہ اپنی برائیاں دیکھنا شروع کریں اور روحانی اصلاح کیطرف متوجہ ہوں"

ہم پرچارک کے ایڈیٹر مہاشہ کی صاف گوئی کی داد دیتے ہیں واقعی آریہ سماج نے اپنی اصلاح کیطرف بہت ہی کم توجہ کی ہے اور دیگر مذاہب اور انکے واجب الاحترام بانیوں پر جا و بے جا حملات سے کام لیکر انکے پیروؤں کے دلوں کو بہت بُری طرح دکھایا۔ اور اس قماش میں مسافر آگرہ کے ایڈیٹر نے جو نام پیدا کیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے کیا ہی اچھا ہو کہ اگر اور نہیں تو کم از کم اب اپنے بزرگ بھائی کی نصیحت پر ہی عمل کر کے مسافر کا ایڈیٹر بجائے دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھنے کے اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھے اور اپنی روحانی اصلاح کیطرف متوجہ ہو۔ مگر ہمیں بہت کم امید ہے کہ مسافر آگرہ کا ایڈیٹر یہ نیک راہ اختیار کرے کیونکہ ایسا کرنے سے انکی معاش کو سخت دھکا لگنے کا احتمال ہے ؛

دھرم پال اور آریہ سماج

آریہ پتر کا لاہور نے یہ نوٹ لکھ کر دھرمپال پھر آریہ سماج میں آنا چاہتا ہے۔ اخبارات کے لئے ایک دلچسپ شغل پیدا کر دیا۔ اسکے بعد اہلحدیث کے ایک گول مول نوٹ نے اس کو اور بھی دلچسپ بنا دیا۔ اب مہاشہ لکشمن نے ۸ مارچ کے ستیہ دھرم پرچارک میں اس پر تقریباً تین کالم کا ایک نوٹ لکھا ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ آریہ سماج میں داخل ہوتے وقت بھی اس کا تعلق برابر دیو سماج والوں کے ساتھ رہا اور بعد میں بھی وہ دیو سماج والوں کا گہرا دوست بنکر ان کی ڈائریاں چرا لایا۔ ایک عورت کو بھین بنا کر بعد میں اس سے شادی کی وغیرہ وغیرہ ؛

مگر سوال ہے کہ جب تک دھرمپال آریہ سماج میں رہا تو اُس وقت تک تو یہ آریوں میں دھرماتما بنا رہا۔ مگر آریہ سماج سے قطع تعلق کرنے کے بعد اسکی یہ بُرائیاں ظاہر کی جاتی ہیں۔ اب آریہ سماج سے باہر رہتا ہوا ایک انسان آریہ سماج کی نسبت کیا خیال کر سکتا ہے ؛

"شولنگ جی مہاراج" کی تعریف

ایڈیٹر لائیل گزٹ ستیہ دھرم پرچارک کے متعلق لکھتا ہے کہ اس نے شوا اتری کے موقعہ پر اپنا شو نمبر نکالا ہے جس میں وہ شولنگ کی پوجا

KHALSA LIBRARY

کیوں جاتی ہے کا عنوان دے کر اس کا فلسفہ یوں بیان کرتا ہے "خلاصہ یہ ہے کہ ..... سے ہی سب دُنیا پیدا ہوتی ہے اور اس کا ایک بیرونی نشان دُنیا میں بھی نظر آیا۔ کہ جس سے ہی پیدائش ہوتی ہے مگر مخولیہ طبیعتیں اور فضول اعتراض کرنے والے خواہ مخواہ گناہ کے مرتکب ہو کر شولنگ یو جن پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود ..... سے پیدا ہوئے ہیں"۔

پنڈت رلیا رام کے اس فلسفہ اور منطق پر سانکھ اور گوتم کی روحیں وجد میں آجائینگی۔ اگر پنڈت جی ناراض نہ ہوں۔ ہم انھیں نصیحت کرینگے کہ اپنی تحریروں میں فحش الفاظ اور بد تہذیبی سے پرہیز کیا کریں +

انفلوانزا کا آسان علاج

اخبار "پائنیر" میں ایک امریکن مشنری نے پراسرار بیماری کا ایک سہل علاج شائع کرایا ہے اور اس کا بیان ہے کہ یہ علاج بیحد سود مند ثابت ہوا ہے۔ طریق علاج یہ ہے کہ مریض کو خالص تارپین کے دو قطرے بتاشہ میں ٹپکا کر دو دو گھنٹہ کے وقفہ کے بعد دیئے جائیں لیکن خالص تارپین ہونا چاہیئے بازار میں عموماً تارپین میں مٹی کا تیل ملا دیتے ہیں اور اس سے اس کے اثر میں کمی واقع ہو جاتی ہے +

نیک نیتی میں سب کچھ جائز

سفیر دھرم پرچارک لاہور کے یکم مارچ کے اشو میں لکھتا ہے کہ آریہ سماج یدی کسی کا کھنڈن کرتا ہے تو دوکھ سے یا دل دکھانے کے لئے نہیں ہوتا کیوں اگیان کا ناش کرنے اور نش ماتر کے کلیان کے لئے"

یعنی اگر آریہ سماج کسی مذہب کی تردید کرتا ہے تو دل دکھانے کے لئے نہیں صرف جہالت کو دور کرنے کے لئے اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے +

بہت خوب مہاشہ جی اگر مسلمان لوگ عید الضحیٰ کے موقع پر مویشیوں کی قربانی کرتے ہیں تو کسی کا دل دکھانے کے لئے نہیں صرف اپنے مذہبی فرائض کو بجا لانے کے لئے + پھر آریہ سماج کو برا کیوں معلوم ہوتا ہے۔ امید کہ پرچارک کا ایڈیٹر جس بانٹ سے تول کر دینا چاہتا ہے اسی سے لینا بھی پسند کرے گا +

لمبی زندگی کا راز

مہاراجہ سر پرتاب سنگھ صاحب آریہ گزٹ لاہور کے رشی نمبر ۲۷ فروری کے اشو میں لکھتے ہیں کہ سب سے بڑا سبق میں نے سوامی جی سے یہ سیکھا کہ گرہست آشرم میں بھی حتی الوسع برہمچریہ کے اصولوں پر کاربند رہنا چاہیئے "لمبی زندگی کا یہی راز ہے" نور مگر تعجب تو اس بات پر ہے کہ شری سوامی دیانند صاحب برہم چاری چھوڑ بال برہم چاری ہونے پر بھی ۶۵ سال کی عمر میں اس دُنیا سے چل دیئے جو نسخہ خود سوامی جی پر پورا نہ اترا وہ دوسروں کو کیا فائدہ دے گا +

سوامی دیانند کے بھاش پر میکس مولر کی رائے

مہاتما میکس مولر سنسکرت زبان میں جو خاص ملکہ رکھتے ہیں خود سوامی دیانند صاحب بھی اسکی علمیت کو تسلیم کرتے تھے آریہ گزٹ کے رشی نمبر میں ڈاکٹر گوکل چند صاحب ایم اے بیرسٹر ایٹ لاء نے سوامی جی کے بھاش پر مضمون لکھتے ہوئے بتلایا ہے کہ میکس مولر سوامی جی کے بھاش کے متعلق یہ کہتا تھا کہ یہ صرف تضیع اوقات اور فضول خرچی ہے"۔

سنسکرت کے جتنے رجید عالم ہیں وہ سوامی جی کے وید بھاش کے متعلق تقریباً ایسی ہی رائے رکھتے ہیں گزشتہ پچاسہ سال میں گورو کل کے ایک گریجوایٹ نے سوامی دیانند کے بھاش سے صریح علانیہ اختلاف ظاہر کیا تھا +

تناسخ کے نہ ماننے سے یورپ والوں نے تمام دنیا پر تسلط جما لیا۔ ایک آریہ اخبار کی رائے

۸ مارچ کے آریہ پتر کا لاہور میں رلیا تھا کرودت صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ تناسخ کے نہ ماننے سے برابری کا بھاؤ (مساوات) پیدا ہوتا ہے۔ اٹھارہویں صدی میں جو انقلاب عظیم فرانس میں برپا ہوا اس میں برابری کے بھاؤ پر سارا زور دیا گیا یہی وجہ ہے کہ وہاں عام اور خواص کے درمیان سخت لڑائی ہوئی رہتی ہے یورپ میں جتنے جنگ اس انقلاب عظیم کے بعد پیدا ہوئے ان کا اصلی باعث یہی غلط خیال تھا کچھ شک نہیں کہ اس وعظ نے عام لوگوں میں ایک حرکت پیدا کر دی جس سے یورپ والوں نے تمام دُنیا پر اپنا تسلط جما لیا +

تناسخ کا نہ ماننا یورپ والوں کے حق میں تو اچھا ثابت ہوا جس سے وہ دُنیا کے شہنشاہ بن گئے مگر سوال یہ ہے کہ رلیا تھا کرودت کی جو پرکاش پارٹی سے برابری کا بھاؤ حاصل کرنے کے لئے جنگ زرگری جاری ہے یہ تناسخ کی صریح مخالفت کیوں اور رلیا تھا کرودت صاحب نے جو اچھوت سدھار سبھا قائم کر رکھی ہے یہ تناسخ کی صریح مخالفت کیوں جب خدا نے انکے سابقہ اعمال کے عوض ادنیٰ حالت میں پیدا کیا پھر آپ انھیں اعلیٰ بنا کر تناسخ سے منہ موڑ کر ایشور کے قانون کو کیوں توڑتے ہو یتیم خانے بنا کر یہ خدائی قانون کی مخالفت اور تناسخ کی صریح تردید کیوں۔ کیا رلیا تھا کرودت یا انکے فونو گراف آریہ پتر کا کے ایڈیٹر مہاشہ اسپر روشنی ڈالینگے +

اور تناسخ کی مخالفت

اسی مضمون میں آگے چلکر رلیا تھا کرودت صاحب لکھتے ہیں کہ "جس خاندان میں پیدا ہوتا اور جس صحبت میں رہتا ہے اسی کا رنگ اس پر چڑھ جاتا ہے" اب بقول رلیا تھا کرودت کسی کا اچھا یا برا ہونا اس کے اچھے یا برے خاندان اور اچھی یا بری صحبت پر منحصر ہے۔ نہ کہ گذشتہ جنم کے اعمال پر درحقیقت تناسخ کی بنیاد ایسے کمزور اصولوں پر قائم ہے کہ وہ زیادہ دیر کے لئے ٹھہر ہی نہیں سکتی +

یہ روش اچھی نہیں

اتفاق اور حلم عمدہ بات ہے ہم نے خود سکھ اور آریہ اخبارات میں گورو گوبند سنگھ اور سوامی دیانند صاحب کے بعض اوصاف حمیدہ کی تعریف کی ہے مگر اپنے اصولوں کو قائم رکھ کر ہم صلح کے حامی ہیں مگر مسلمان رہ کر اپنے ضوابط اور قواعد کو تلانجلی دیکر صلح کی طرح ڈالنی یا دین و دُنیا کا خسران ہے آریہ پتر کا کے [illegible] اور اسی طرح آریہ گزٹ میں ایک میر صاحب کی نظم شائع ہوئی جس میں پنڈت لیکھرام اور سوامی دیانند کو امور من اللہ اور خدا کا فرستادہ تک کہا گیا ہے"۔

اب سوامی دیانند اور پنڈت لیکھرام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو جو بے سروپا ملزامات کئے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ پھر ایک مسلمان کہلانے والے کا انھیں امور من اللہ اور خدا کا فرستادہ کہنا کیا معنی رکھتا ہے +

شانتی سروپ کا نیا روپ

مہاشہ شانتی سروپ جو نت نیا روپ بھرنے میں خاص ملکہ رکھتے ہیں آپنے دھولپور سندر کے لئے ایجی ٹیشن کرتے ہوئے تا حصول مراد کھانا پینا چھوڑ دیا تھا ہم نے مہاشہ جی

KHILAFAT LIBRARY

سکے اس سوانگ پر اسی وقت ہنس دیا تھا کہ یہ سوانگ دو چار روز سے زیادہ نہیں نبھے گا جب انکے گورو سوامی شردھانند جی بھی اس بھرت میں پورے نہ اُتر سکے تو بیچارہ مہاشہ شانتی سروپ کیا ہستی رکھتا ہے۔ چنانچہ ہماری بات بالکل درست نکلی۔ ۶ مارچ کے آریہ گزٹ میں یہ لکھا پایا کہ مہاشہ شانتی سروپ نے اپنا برت توڑ دیا۔ جب شانتی سروپ کی فاقہ کشی کے متعلق آریہ سماج لاہور نے راجستھان پرتی ندی سبھا اجمیر کو اسپرا ایکشن لینے کے لئے تار دی تو اس نے خوب عمدہ جواب دیا کہ سبھا اس قسم کے Mild action کے متعلق کچھ کرنا نہیں چاہتی"

تجھے پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو ں

بقول شری سوامی دیانند صاحب جہاز رانی تار برقی اور ریل اور ہوائی جہازوں کا تو وید مقدس میں پہلے ہی ذکر موجود تھا۔ اور اہل یورپ باوجود ویدوں کے شکل تک نہ دیکھنے کے ویدوں سے یہ سب باتیں حاصل کیں مگر اب آریہ گزٹ کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ صلح کانفرنس میں بھی ویدوں کے اصولوں پر عمل ہونیوالا ہے۔ چنانچہ مہاشہ آریہ گزٹ لکھتے ہیں کہ لارڈ رابرٹ سیسل نائب وزیر خارجیہ برطانیہ نے کہا کہ محض جنگ پر ناپسندیدگی کا اظہار کرنا ہی کافی نہیں یہ لیگ پرانے اتحادوں کی ایک نئی شکل نہونی چاہیئے ہر ایک قوم کو دوسرے ممالک کی بہبودی کے لئے کام کرنا چاہیئے۔

اب مہاشہ گزٹ کہتا ہے کہ یہ آریہ سماج کا نواں اصول ہے کہ آریہ سماج کے اس اصول کو اگر تمام دنیا مان لے تو نہ جنگ ہو اور نہ فساد نہ لڑائی نہ جھگڑے" بہت درست مگر تعجب خود آریہ سماج کے لئے یہ نسخہ کوئی کارگر نہیں ہوا۔ کالج اور گورو کل پارٹی میں سر پھٹول کا بیر ہے۔ اور آریہ پتر کا اور پرکاش جو بظاہر ایک ہی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر ایک دوسرے کے خطرناک دشمن ہیں تو جب خود آریہ سماج کے لئے یہ نسخہ بجائے مفید ہونے کے سخت خطرناک پڑا۔ تو اب اوروں کے لئے کیا سودمند ہو سکتا ہے ؛

اخبار ٹریبیون کی دورنگی

ہمارا معزز ہمعصر ٹریبیون جو لاہور کا روزانہ انگریزی اخبار ہے۔ پولیٹکل اور بعض اور پہلوؤں میں اس صوبہ کی اچھی خدمت ادا کر رہا ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے کہ اس کے ۱۶ مارچ کے پرچہ میں ایڈیٹر صاحب نے شراب نوشی کی مذکورہ بالا ترقی کے خلاف ایک اچھا نوٹ لکھا ہے لیکن ہمیں یہ معلوم کرکے بہت افسوس اور دکھ ہوا ہے کہ جہاں ایک طرف ایڈیٹر صاحب نے اخبار کے پہلے صفحہ پر اس نوٹ میں "سمجھدار اور محب وطن سندھستانیوں" کو اپیل کی ہے کہ وہ "ہر ایک ممکن ذریعہ سے اس برائی کے خلاف جہاد شروع کردیں" اور گورنمنٹ سے بھی اس جہاد میں ہر طرح کی مدد کا پرزور مطالبہ کریں۔ وہاں اسی اخبار کے آخری صفحہ پر لاہور کی شراب کی ایک مشہور تھوک فروش فرم کا دیسی شراب کے متعلق ایک موٹا اشتہار درج ہے جس میں کوئی آٹھ انچہ لمبی بوتل کا بلاک زینت دے رہا ہے اور اس اشتہار میں اس "سنہری مہر" والی شراب کی بوتل کی بہت تعریف درج ہے۔ ہمارے اس معزز ہمعصر کی یہ دورنگی و بے اصولاپن واقعی بہت افسوسناک ہے کہ اس میں ایک طرف تو شراب نوشی کے خلاف زبردست آواز اُٹھائی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف اس کا پرجوش پرچار کیا جاتا ہے ؛ (جیون تت)

ریاست بھوپال میں بندش شراب

اعلان نمبر ۱۰۲
مورخہ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ء
مضمون:۔ اضافہ دفعہ ۳۴ (الف)

یہ قانون پولیس نمبر ۲ سنہ ۱۳۳۴ف اس تحریر کے ذریعے سے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور پرسکار عالیہ دام اقبالہا فرمانروائے ریاست بھوپال نے تحت دفعہ ۳۴ قانون پولیس ایک دفعہ ۳۴ (الف) مندرجہ ذیل کا اضافہ کیا جانا منظور فرمایا ہے:۔

دفعہ ۳۴ (الف) اہلکار پولیس کے بعض فرایض

اگر کوئی شخص مسلمان (مرد یا عورت) کسی جگہ شراب پیتا ہوا یا بغرض شراب نوشی شراب خریدتا ہوا یا پیئے ہوئے پایا جائے تو ہر اہلکار پولیس کو اختیار ہوگا۔ کہ ایسے شخص کو بلا وارنٹ اپنی حراست میں لائے اور بشرط ثبوت شراب نوشی یا اقدام شراب نوشی بعدالت مجسٹریٹ مقامی شخص مذکور کو سزائے قید دس روز تک یا سزائے جرمانہ یکصد روپیہ تک دیجائے گی۔ بلالحاظ اس امر کے کہ وہ بحالت شراب نوشی بدمست ہو۔ اور باشندوں یا راہگیروں کی تکلیف یا خطرہ یا نقصان کا باعث ہو۔

توضیح: کسی طبیب یا ڈاکٹر کے نسخہ کے مطابق شراب کی خریداری ممنوع نہوگی ؛

حسب الحکم فرمانروائے بھوپال
واجد علیخان۔ جوڈیشل سکرٹری

نور کی مفت اشاعت سے مستحق فائدہ اُٹھائیں

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے دفتر تالیف و اشاعت نور کا ایک سو پرچہ ایک سال کے لئے سکھوں اور آریوں میں مفت اشاعت کے لئے خریدا جس کے متعلق گزشتہ اخبار میں لکھا گیا تھا۔ اگرچہ اس وقت تک سو سے زیادہ درخواستیں پہنچ چکی ہیں ؛

مگر اس میں بعض مسلمانوں کی درخواستیں بھی ہیں۔ جن پر کوئی توجہ نہیں کی جائے گی۔ اس رعائت سے صرف سکھ اور آریہ یا سناتنی ہی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں دوسرا نہیں۔ اس لئے ابھی بیس خریداروں کی جگہ خالی ہے مستحق سکھ۔ آریہ اور سناتنی جلد درخواستیں کریں جنکی درخواستیں پہلے آئینگی انکو ترجیح دیجائیگی ؛

گوروکل میں صنعتی کارخانہ

سوامی شردھانند سابق مہاتما منشی رام صاحب ٹاٹا آئرن ورکس دیکھنے کے لئے گئے ہیں ان کا خیال ہے کہ اسی طرز پر گوروکل میں کوئی صنعتی کالج کھولا جائے جس سے نہ صرف یہی کہ برہمچاری مشاق لیکچرار ہی بن سکیں بلکہ گوروکل ان کو عمدہ سے عمدہ اہل ہنر بھی بنا سکے تاکہ وہ اپنی روزی کے لئے کسی کے دست نگر نہ رہیں۔ بیشک آریہ ایک باہمت قوم ہے اور وہ بہت کچھ کر گذرے گی ضرورت ہے کہ مدرسہ احمدیہ کی طرف بھی توجہ کیجائے۔ تاحال مدرسہ احمدیہ نے چند مولوی فاضل ضرور پیدا کر دیئے ہیں مگر جو اس کی اصلی غرض تھی وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ ہمارے سکول کا آئیڈیل بہت بلند ہے۔ مکرم و معظم مولوی محمد سرور شاہ صاحب مدرسہ احمدیہ کی بہترین حالت بنانے کے لئے شب و روز کوشاں ہیں اگر بعض دوست معظم مولوی صاحب کا ہاتھ بٹائیں تو یہ سکول بہت جلد اپنے نصب العین کو حاصل کر سکتا ہے ؛

سالانہ رپورٹ

بابت یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ء تا ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء جس کے ٹائیٹل پر یہ لکھا ہے مرتبہ خلیفہ رشید الدین ایل۔ ایم۔ ایس ٹرسٹی و جنرل سکرٹری

۱۹۰۴ء کی باہمی سلسلہ ۱۹۱۹ء کے دسترخوان پر

KHILAFAT LIBRARY

تناسخ کی اصل

فرمایا کوئی عمدہ آدمی فوت ہو۔ تو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن دنیا ایسی جگہ ہے کہ اس میں پھر ویسے امثال پیدا ہو جاتے ہیں نیکوں کے بھی۔ بدوں کے بھی۔ اسی لئے بعض نے دُنیا کو دوری لکھا ہے کہ جن صفات کے لوگ اس کے ایک دور میں گذر جاتے ہیں پھر اسی قسم کے لوگ وہی سیرتیں اور صورتیں لیکر دوسرے دور میں پیدا ہوتے رہتے ہیں ✣

مخدوم حضرت مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی کہ حضور یہیں سے ٹھوکر کھا کر لوگ تناسخ کے قائل ہو گئے ہیں بعض لوگوں کو

مداہنہ کی انتہا

فرمایا دوسری قوم کے رعب میں آ کر اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے آخر یہاں تک نوبت پہونچی کہ آپ آخر ایام میں ..... تثلیث کے ماننے والوں کو بھی نجات یافتہ قرار دے گئے۔ مداہنہ کی انتہا یہی ہوا کرتی کہ آخر اسی قوم کا انسان کو بننا پڑتا ہے۔ قرآن شریف میں اسی لئے ہے لن ترضی عنک الیھود ولا النصاری حتی تتبع ملتھم دوسرے کو راضی کرنے کے لئے انسان کو اس کے مذہب کو بھی اچھا کہنا پڑتا ہے۔ اس لئے مداہنہ سے مومن کو پرہیز کرنا چاہیئے ✣

فرمایا کہ مجھے بھی یہ الہام ہوا ہے جیسے کہ براہین میں درج ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ اسوقت ان لوگوں (یعنی مخالفوں) میں سے شاذ و نادر ہی ہوگا جو ہم سے راضی ہو اور ہمارے ساتھ اخلاق سے پیش آنا چاہتا ہو ہاں اگر شخصی طور پر کسی کی ذات میں اخلاق سرشت ہوا ہو تو وہ شاید ہم سے اخلاق سے پیش آجاوے ورنہ قومی طور پر ہم سے ہرگز اخلاق سے پیش آنا نہیں چاہتے ✣

اجتہادی غلطی

کسی صاحب نے لودھیانہ سے حضرت صاحب کو مخالفین کا یہ اعتراض لکھا کہ شاتان تذبحان کا الہام جو اب شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بارے میں لکھا گیا ہے وہ قبل ازیں کسی تصنیف میں مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد پر چسپاں ہو چکا ہے اسپر آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ اگر ہم سے اجتہاد میں غلطی ہو جاوے تو حرج کیا ہے اجتہاد اور شے ہے اور تفہیم الٰہی اور شے اگر ہم نے ایک معنے اپنی رائے اور فکر سے کر دیئے تو آخر اپنے وقت پر خدا تعالےٰ نے اصل اور حقیقی معنے بتلا دیئے۔ اس الہام میں یہ الفاظ بھی لکھے ہیں عسی ان تحبوا شیئا وھو کرہ لکم اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا احمد بیگ جیسے منکرین کی زندگی ہماری محبوبات سے تھی یا مکروہات سے ✣

اگر ہماری کوئی غلطی ہو تو اس میں تنقیح طلب یہ امر ہے کہ آیا ایسی غلطیاں انبیاء سے ہوتی رہیں کہ نہیں جیسے کہ خواب میں ابوجہل نے آنحضرت صلعم کو انگور کا خوشہ دیا تو آپ نے اسکے یہ معنے سمجھے کہ ابوجہل کسی وقت مسلمان ہو جاوے گا لیکن وہ تو مسلمان نہ ہوا۔ آخر عکرمہ اس کا بیٹا جب مسلمان ہوا تو خواب کے معنے پورے طور پر سمجھ میں آئے ✣

ایک مفتری کی زندگی حباب کیطرح ہوتی ہے لیکن ہمارے سلسلہ میں سچائی کی خوشبو ہے کہ نہ واعظ ہیں (نہ کانفرنسیں جو مختلف مقاموں پر ہوتی ہیں) نہ لکچرار ہیں لیکن ہماری صداقت خود بخود لوگوں کے دلوں میں پڑتی جاتی ہے ان لوگوں نے بہتیرا واویلا کیا اور روکتے رہے اور اب بھی کرتے اور روکتے ہیں لیکن پھر بھی ہمارا کچھ بگاڑ نہ سکے ✣

اب باریک نظر سے غور سے دیکھو تو ہمارا سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اور یہی نشانی ہے اس بات کی کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہمارے مخالف آج تک کب کے کامیاب ہو چکتے ہم یہاں چپ چاپ بیٹھے ہیں کسی تدبیر اور ایسی طاقت سے کام نہیں لیتے کہ اثر انداز ہو نہ دورے لگا رہے ہیں نہ کچھ۔ مگر تاہم ایک حرکت شروع ہے روز جو ڈاک آتی ہے شاذ و نادر ہی کوئی ایسا دن ہو تو ہو ورنہ ہر روز بلا ناغہ بیعت کے خطوط آتے ہیں اور کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا کہ اس میں کوئی نہ کوئی بیعت کے لئے طیار نہ کرتا ہو ✣

تین قسم کے لوگ

فرمایا کہ اس وقت تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو بغض و حسد میں جلے ہوئے ہیں اور ضد اور تعصب سے مخالفت پر آمادہ ہیں ان کی تعداد تو بہت ہی کم ہے ✣

دوسرے وہ جو اس طرف رجوع کرتے ہیں ان کی تعداد متوسط ہے ✣

تیسرے وہ جو خاموش ہیں نہ ادھر ہیں نہ اُدھر۔ انکی تعداد کثیر ہے وہ ملانوں کے زیر اثر نہیں ہیں ورنہ انکے ساتھ ملکر سب و شتم کرتے پس اس لئے وہ ہماری مدد میں ہیں ✣

فرقہ معاندین غنیمت ہے

یہ فرقہ جو معاندین ہے اگر نہ ہوتا تو چپ رہنے والے اصل میں کوئی شے نہیں ہیں انہی کی وجہ سے تحریک ہوتی ہے وہ شور ڈال ڈال کر ان لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرتے ہیں۔ انکی باتوں میں چونکہ آسمانی تائید نہیں ہوتی اس لئے تناقض ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کچھ فرماتا ہے اور یہ کچھ کہتے ہیں۔ قال کچھ ہے حال کچھ ہے آخر شور شرابا سُنکر بعض کو تحریک ہوتی ہے دیکھیں تو سہی ہے کیا۔ پھر جب وہ تحقیق کرتے ہیں تو حق ہماری طرف ہوتا ہے آخر ان کو ماننا پڑتا ہے ✣

معاندین ہم پر کیا کیا الزام لگاتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ یہ پیغمبروں کو گالیاں دیتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ نماز روزہ وغیرہ ادا نہیں کرتے۔ آخر تنقید پسند طبائع ان باتوں سے فائدہ اٹھا کر ہماری طرف رجوع کرتی ہیں ✣

اس جماعت معاندین کے ہونے سے ہمارا بہت سا کام دلوں میں ہو رہا ہے لوگ آگے ہی منتظر ہیں وقت خود شہادت دے رہا ہے اور انکی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی ہیں کہ آنے والا آوے۔ جب یہ معاندین ایک مفتری کے رنگ میں ہمیں پیش کرتے ہیں تو تحقیق کرتے کرتے خود حق پا لیتے ہیں ✣

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سیر سے چند منٹ پیشتر تشریف لائے اور شامل سیر ہوئے۔

سیر

آج راستہ میں زیادہ تذکرہ ان عوارضات کا رہا جو کہ آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو لاحق ہیں۔ اور منجملہ ان عظیم الشان نشانات کے ہیں جو کہ حضرت مسیح موعود کی علامات میں بتلائے گئے ہیں۔ آپ نے ڈاکٹر صاحب سے درد گردہ کے قریب ایک درد کا حال بیان کیا۔ اور پھر آپ نے یکایک اطراف بروجکرا اور تغیر چشم وغیرہ کی کیفیت سُنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ ادویہ ان کے متعلق عرض کیں آخر اسی تذکرہ میں آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ ظاہر پر حمل کرتے ہیں حالانکہ

اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء نہیں ہے۔ یہ منتظر ہیں کہ جیسے علیہ السلام آسمان سے آویں اور دو زرد چادریں اوڑھی ہوئی ہوں ایک اوپر اور ایک نیچے لیکن یہ نہیں بتلاتے کہ آیا وہ چادریں آسمان پر ہی رنگی جاوینگی یا یہاں سے ہی فرشتے لیکر آسمان پر پہنچا دینگے اور وہ اوڑھ کر نیچے اتر دینگے۔ ان چادروں سے مراد امراض ہیں اور یہی دونوں امراض ہمیں لگے ہوئے ہیں نیچے کی چادر سے مراد پیشاب کی بیماری ہے اور اوپر سے مُراد سر کی بیماری ہے ان دونوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں +

سر کی بیماری کا راز سر کے ان عوارضات کا یہ راز معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اس وقت جہاد کے خیالات کو دور کرنے کی ضرورۃ تھی اور ہمیں اس سے الگ رکھنا تھا اس لئے یہ امراض لاحق کر دیئے۔ اور یہ بھی اس میں حکمت ہے کہ اپنی کسی کارروائی پر ہمیں گھمنڈ نہو بلکہ ہر وقت اسی کے فضل کے خواستگار رہیں +

نزول کے لفظ میں بھی یہی سر ہے گویا آسمان سے آنا ہے سب کام خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں اس میں انسانی دخل نہیں ہے اور جب وہ انسانی ارادوں اور منصوبوں سے الگ ہوئے تو وہ سب امور خدا تعالیٰ ہی کے ٹھیرے جیسے جب سخت لڑائی ہو تو کہا کرتے ہیں۔ کہ خدا خود اتر کر لڑا +

ان لوگوں نے سب امور کو جسمانی بنالیا ہے۔ چادریں رنگی ہوئیں گویا بھگوے کپڑے اور ہاتھ میں نیزہ اور جنگلوں میں سؤر مارتا پھرتا ہے۔ ان میں بھی ضدیں کو جمع کیا ہے ادھر بھگوے کپڑے پہناتے ہیں ادھر ہاتھ میں نیزہ +

اس کے بعد پردہ کے مضمون پر آپ گفتگو فرماتے رہے۔ حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ بہار کی موسم کی ہوا لو۔ پھر فرمایا کہ عورتوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے کہ جب موسم متعفن ہوتا ہے تو ان کو اسی چار دیواری کے حبس میں زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ لوگ اگرچہ ملامت کرتے ہیں اور بُرا جانتے ہیں لیکن جبکہ ایک امر خدا کی رضا کے برخلاف نہیں ہے تو ہمیں اس کے بجا لانے میں کیا تامل ہے۔ جبکہ خدا نے مرد و عورت میں ۔۔۔ مساوات رکھی ہے تو اسی خیال سے کہ کہیں ان کو حبس میں رکھنا معصیت کا موجب نہ ہو۔ میں گاہے گاہے اپنے گھر سے چند دوسری عورتوں کے ساتھ باغ میں سیر کے لئے جایا کرتا تھا۔ اور اب بھی ارادہ ہے کہ لے جایا کروں +

یورپ کے اعتراض پردہ پر بے حیائی کے ہیں اور ان میں تفریط ہے۔ اور مسلمانوں میں افراط ہے کہ گھروں کو عورتوں کے لئے بالکل حبس بنا دیا ہے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حضرت عائشہ کو باہر اپنے ساتھ لے جایا کرتے۔ جنگوں میں بھی اپنے ساتھ رکھتے۔ جو پردہ کہ سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے۔ قرآن شریف نے جو پردہ بتلایا ہے وہ ٹھیک ہے

مولوی عبدالکریم صاحب ذکر کرتے تھے کہ کسی نے مصر میں ایک کتاب پردہ کی تردید میں لکھی ہے اس کے مقابل پر ایک غیرت مند مسلمان نے پردہ کی تائید میں ایک کتاب لکھی ہے اور بتلایا ہے کہ بے پردگی کے فوائد اگر دیکھنے ہوں تو جن ممالک میں پردہ نہیں ہوتا۔ وہاں کی تمدنی اور مجلسی حالت پر نظر ڈالیئے تو آپ پر خود بخود پردہ کی خوبیاں ظاہر ہو جائینگی +

خضاب شاہجہانی

KHILAFAT LIBRARY

ہمارا خضاب شاہجہانی عرصہ دراز سے مشہور و مقبول ہے۔ اسکی وجہ یہ نہیں کہ ہم نے اسکی شہرت کیواسطے کوئی خاص کوشش کی ہو بلکہ خضاب شاہجہانی کی عام مقبولیت کا اصل راز یہ ہے کہ اپنی بینظیر خوبیوں کے سبب جہاں گیا پسند آیا جس نے ایک بار لگایا پھر بھی بار بار منگایا۔ یہی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کا خریدار بنایا۔ اطبا اور ڈاکٹروں کا بالاتفاق خیال ہے کہ اصل خضاب وہ ہے جو جلد پر داغ دھبہ نہ دے۔ یہ وصف خضاب شاہجہانی میں خدا کے فضل سے موجود ہے اسمیں کاسٹک یا مرکری وغیرہ کوئی ایسے اجزا شامل نہیں جو کسی طرح بھی مضرت رساں ہو ایک دفعہ لگانے سے ہفتوں اس کا اثر رہتا ہے بالوں میں ایسی گہری پائدار اور چمکیلی سیاہی آجاتی ہے جیسی جوانی میں اُنپر قدرتی سیاہی اور آبداری ہوتی ہے۔ اگر ہمارے اس بیان میں خلاف یا مبالغہ ثابت ہو تو ہم قیمت معہ ہرجانہ دینے کو تیار ہیں۔ ہم کوئی استہاری دوا فروش نہیں۔ کاروباری لوگ ہیں فضول لفاظی میں اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے تجربہ سب سے بڑھ کر کسوٹی ہے۔ بطور آزمائش ایک ہی شیشی طلب فرما کر جھوٹ اور سچ کو پرکھ لیں۔ اس سے بڑھ کر اطمینان کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے +

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے جنہیں مناسب شرائط پر خضاب شاہجہانی کی ایجنسی دیجاتی ہے اور معقول کمیشن۔ قیمت فی بکس ۱۲ علاوہ محصول ڈاک

ایم فیروز الدین۔ اینڈ برادرس۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور